

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

اکاؤن وال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 24 اپریل 2018ء بروز منگل بہ طابق 07 شعبان المظہم 1439 ھجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاؤت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	07
3	مشترکہ تحریک التوانہ 3 مجانب: جناب رحمت صالح بلوج صاحب، محترمہ یامین لہڑی صاحبہ، ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ، ارکین اسمبلی۔	03
4	سرکاری کارروائی براۓ قانون سازی۔	09
5	چیری میں مجلس قائمہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا اور منظور کیا جانا۔	15
6	مورخہ 19 اپریل 2018ء کی اسمبلی نشست میں باضابطہ شدہ مشترکہ تحریک التوانہ 2 پر بحثیت مجموعی عام بحث۔	18
		24

الیوان کے عہدیدار

اسپیکر-----میڈم راحیلہ حمید خان ڈرانی

ڈپٹی اسپیکر-----میر عبدالقدوس بزنجو

الیوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب شمس الدین

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)-----جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر-----جناب مقبول احمد شاہوانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی

مورخہ 24 اپریل 2018ء بروز منگل بہ طابق 07 شعبان المظہم 1439 ہجری، بوقت شام 04 بجھر 40 منٹ پر زیر صدارت میڈم راحیلہ حمید خان ڈرانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا لِّإِشَادَةِ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْ فِرْعَوْنَ رَسُولًا فَعَصَى
فِرْعَوْنُ الْرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْدًا وَبِيَلًا فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شَيْيَانٍ قَصْلَةً السَّمَاءَ مُنْفَطِرِمٍ بِهِ طَكَانَ وَعُدْهَ مَقْعُولًا إِنَّ هَذِهِ تَذَكِّرَةٌ
فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَيْ رَبِّهِ سَبِيلًا

﴿پارہ نمبر ۲۹ سورۃ المزمل آیات نمبر ۵ اتا ۱۹﴾

ترجمہ: ہم نے بھیجا تمہاری طرف رسول بتلانے والا تمہاری باتوں کا۔ جیسے بھیجا فرعون کے پاس رسول۔ پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسول کا پھر پکڑی ہم نے اس کو و بال کی پکڑ۔ پھر کیونکر پوچھے اگر مکر ہو گئے اس دن سے جو کروڑ اے لڑکوں کو بوڑھا۔ آسمان پھٹ جائیگا اس دن میں اس کا وعدہ ہونے والا ہے۔ یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے بنا لے اپنے رب کی طرف راہ۔ وَمَا عَمَلَيْنَا إِلَّا أُبَلَّاغٌ۔

میدم اسپیکر: جزاک اللہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ میں ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتی ہوں کہ آج پاکستان بھر سے ہمارے اور بلوچستان کے کچھ اسٹوڈنٹس آج اسمبلی کو ویٹ کر رہے ہیں میں ان انسٹی ٹیوٹس کی نان لے لیتی ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہوں۔ فاطمہ جناح و مون یونیورسٹی راولپنڈی سے، آن سیٹ انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اسلام آباد۔ نیشنل یونیورسٹی آف ماؤنٹین لینگو جز، اسلام آباد۔ انسٹی ٹیوٹ آف اسپیس ٹیکنالوجی اسلام آباد۔ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد۔ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد۔ گورنمنٹ کالج فار و مون گلبرگ لاہور۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ اسلام کالج فار و مون لاہور۔ گورنمنٹ ایم اے او کالج لاہور۔ گورنمنٹ کالج آف سائنس لاہور۔ یونیورسٹی آف پنجاب لاہور۔ لاہور کالج فار و مون یونیورسٹی، ہائیر ایجوکیشن کیشن اسلام آباد۔ ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور۔ POBT اسلام آباد، لاہور، گورنمنٹ اطہر شاہ ڈگری کالج تربت۔ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج تربت۔ گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج پنجکور۔ گورنمنٹ گرلز اٹھ کالج پنجکور۔ گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج گوادر۔ گورنمنٹ گرلز اٹھ کالج گوادر۔ تو یہ آج ماشاء اللہ ہمارے پاس تقریباً جو میری اطلاعات ہیں 250 اسٹوڈنٹس جو ہیں تمام انسٹی ٹیوٹز کے جو آج بلوچستان یونیورسٹی اور اسمبلی کا دورہ کر رہے ہیں۔

بھی رحیم زیارتوال صاحب! اپوزیشن لیڈر۔۔۔

جناب عبدالرحیم زیارتوال ایئڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف): شکریہ میدم اسپیکر! میں اپنی پارٹی کی جانب سے، اپوزیشن کی پارٹیوں کی جانب سے، ٹریوری پیغیر کے دوستوں کی جانب سے پورے ایوان کی جانب سے پنجاب سے اور دیگر مختلف کالجوں سے آئے ہوئے اسٹوڈنٹس اور انکے جو اساتذہ کرام ہیں یا پھر ارز صاحبان ہیں ان سب کو بلوچستان اسمبلی اجلاس دیکھنے پر ان کو خوش آمدید کہتا ہوں، اور چاہتے ہیں کہ ملک کے حوالے سے پھر خصوصیاست کے حوالے سے میدم اسپیکر! ہم گئے تھے کینیڈا اور کینیڈا میں اُس کی پارلیمنٹ میں رواج یہ تھا کہ ہر اجلاس میں اسٹوڈنٹس کو ہاں بلا تے ہیں اور وہ جو ٹریوری میں بیٹھے ہیں درمیان میں ان کے لئے جگہ تھی وہ ہاں بیٹھتے تھے اور اُس وقت جو کینیڈا پارلیمنٹ کا اسپیکر تھا اُس نے کہا کہ میں ایسے ہی آیا تھا جیسے کہ آج ہمارے بچے آئے تھے اور میں یہاں سے متاثر ہوا تھا اور میں نے سیاست شروع کی اور آج کینیڈا کی پارلیمنٹ کا اسپیکر ہوں۔ اور وہ آئے ہیں اور سیاست کے حوالے سے مستقبل کے حوالے سے ہر حوالے سے ملک کی مستقبل کی ذمہ داریاں ان کے لئے منتظر ہیں اور انتظار کر رہے ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ ہمارے مستقبل کے معمار ہیں۔ اور مستقبل کے معماروں کی حیثیت سے جس فیلڈ میں بھی جائیں گے مکمل تیاری کے ساتھ، اور اپنی مٹی سے محبت کرنے والے طالب علموں کی حیثیت سے اور جس صورتحال سے آج ہم دوچار ہیں اور اس سر زمین کی اس مٹی کی خدمت کا جو فریضہ ان کے

کاندھوں پر آئے گامیں امید کرتا ہوں کہ وہ آنے والے وقت کے ذمہ داریوں کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں گے اور قوم کی وطن کی بہترین خدمت کے لئے بہترین اشخاص کی حیثیت سے ٹیکنیکل فرد کی حیثیت سے وہ خدمت کریں گے تو انشاء اللہ ہمارا ملک ان کی خدمات اس میں ان کی contribution یعنی منتظر ہیں ان کے لئے اور امید کرتے ہیں کہ وہ قوم کے لوگوں کی عوام کی امیدوں پر پورا اُڑیں گے۔

میڈم اسپیکر: thank you جی پرس احمد علی صاحب۔

پرس احمد علی احمد زئی: شکریہ میڈم اسپیکر! میں ٹریزیری پیپرز کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ کو کہ اس اسمبلی میں آپ نے موقع دیا تماں پاکستان سے آئے ہوئے اسٹوڈنٹس کو کہ جو آج witness کریں آج کی اسمبلی کی اس کارروائی کو مقتنع کی کارروائی کو، جس میں قانون سازی ہوتی ہے جس میں ملک کے مستقبل کا آئینہ بتتا ہے۔ اور آج یہ اسٹوڈنٹس جو پاکستان کے دُور دراز علاقوں سے اربن ایریا ز سے اور مکمل پاکستان سے جو آئے ہیں یقیناً جس طرح اپوزیشن لیڈر نے فرمایا کہ یہ ہماری ملک کا مستقبل ہیں اور کل کا جو پاکستان ہے کل کی جو آمد ہے ہماری مستقبل کی وہ بہت depend کرتی ہے ان کی prosperity پران کی پران کی پروپرتو vision کی ہم ٹریزیری پیپرز اپوزیشن اور تماں اسمبلی کے اراکین کی طرف سے ایک good-wishes اون کو دینا چاہتے ہیں کہ جو بھی انہوں نے اپنے لئے اپنی مستقبل کے لئے اپنا فوکس رکھا ہے اُس کو مزید جو ہے اُس inner potential کو مزید آگے بڑھائیں اور ملک کی progress اور prosperity کے لئے جو ان کے نیک مقاصد ہیں ہم ان کے لئے دعا گو ہیں۔

میڈم اسپیکر: thank you جی سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان صاحب this is the last speaker.

سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان: شکریہ میڈم اسپیکر! میں جمعیت علماء اسلام مولانا حضرت فضل الرحمن صاحب، گروپ کی طرف سے یہ جو نچے پورے پاکستان سے آئے ہوئے ہیں ان کو میں خوش آمدید کہتا ہوں اس اسمبلی میں۔ یہ ہمارے مستقبل کا سرمایہ ہیں۔ ان میں سے بہت سارے، ان قانون ساز اسمبلیوں کا حصہ ہوں گے مستقبل میں۔ یہاں میں یہ چونکہ طالب علم جہاں ابھی ان کو tours کرائے جاتے ہیں میسجر کی حیثیت سے ایک سفیر کی حیثیت رکھتے ہیں یہ تو میں بلوچستان کی طرف سے ان سے گوش گزار کروں گا کہ میسچ جو تربت سے آئے ہوئے ہیں اور جو پنجاب سے آئے ہوئے ہیں ایک misperception جو بنی ہوئی ہے پنجاب میں کہ جی وہاں پتہ نہیں آگ لگی ہوئی ہے یا کیا ہے اس قسم کی آوازیں ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ ہمارے ٹوٹل جو صوبائی دارالحکومت ہے ان کے تین میجر ووڈز ہیں، قدر ہماری بازار، لیافت بازار اور جناح روڈ۔ یہ بغیر کسی سیکیورٹی کے پھریں انشاء اللہ یہ

ہماری قبائلی روایت ہے یہ اس صوبے کی روایت ہے جیسے ہم اپنے بچوں کا خیال رکھتے ہیں انشاء اللہ ہر شخص اس بازاروں میں اس صوبے میں ان کو جیسے وہ اپنے بچوں کا خیال رکھتے ہیں ان کو اپنے بچوں کی طرح ٹریک کریں گے اور such کوئی سیکیورٹی کا مسئلہ نہیں ہے کوئی سلسلہ نہیں ہے۔ یہ ہمارا پیغام ہے اس فلور کی طرف سے اس بلوجستان کی طرف سے کہ آپ پنجاب کے سفیر ہیں۔ وہاں جا کر کے دیں کہ یہ misperception ہے یا ایک پروپیگنڈہ ہے۔ thank you جی۔

میڈم اسپیکر: جی رحمت علی صاحب۔

جناب رحمت علی صاحب بلوچ: میں دل کی گہرائیوں سے اہل بلوجستان کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ملک کے مختلف انسٹی ٹیوُس سے ہمارے نوجوان، اسٹوڈنٹس جو آئے ہیں یہ ہمارا مستقبل ہیں۔ اور بلوجستان کی ہستیری کے بارے میں ان کو اچھی طرح پڑھو گا لیکن میں ایک چیز گوش گزار کرتا ہوں کہ یہ ایوان اُس جمہوریت کو اُس کی نشاندہی کر رہا ہے جس کے لئے 70 سالوں سے پورے ملک میں ایک مضبوط جمہوری پاکستان کے لئے لوگوں نے اپنے سروں کی قربانیاں دی ہیں اور اس ملک کی مضبوطی اُسکے چاروں فیڈریٹنگ نیٹس میں اُن نیٹس کو مضبوط کرنے کے لئے ایک مضبوط جمہوری سسٹم کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ہمارے اسٹوڈنٹس آئے ہوئے ہیں میں اُن کو خوش آمدید کہتا ہوں اور اُن سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جب سے اس ملک میں اسٹوڈنٹس یونیورسٹی پر پابندی لگی ہوئی ہیں اُس کے بعد ہمیں وہ کو الٹی لیڈر شپ نہیں مل رہی ہے۔ میڈم اسپیکر! یہ ہمارا مستقبل ہیں ملک کا مستقبل اُن پر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لیڈر شپ کے درمیان اور youths کے درمیان ایک بڑا تعلقات بن جائے گا۔ شکریہ thank you so much. میں ایک بار پھر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اُسی اجلاس دیکھنے آئے ہیں۔ اور یہی امید رکھوں گا کہ اسٹوڈنٹس یونیورسٹی فعال ہوں گی ایک مضبوط پاکستان اور ایک جمہوری پاکستان ہو گا۔ شکریہ۔

میڈم اسپیکر: میں اپنی طرف سے اور اس ایوان کی طرف سے جو نہیں بولے ہیں، بابت صاحب آپ تشریف رکھیں آپ welcome کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔

جناب عبید اللہ جان بابت: میڈم پچھلے دونوں لاہور میں ہمارا ایک جلسہ تھا اُس جلسے میں ۔۔۔۔۔
میڈم اسپیکر: بابت صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں، اس موضوع پر آپ بات نہیں کر سکتے No. No
 پلیز you can not talk اس بات کو پھر بعد میں کریں۔ پلیز بابت صاحب کا ایک بند کر دیں۔ بابت صاحب کا ایک بند کر دیں بابت صاحب آپ تشریف رکھیں آپ رولنگ کی پابندی نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا

پلیز آپ تشریف رکھیں۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ میں اپنی طرف سے اور تمام ایوان کی طرف سے ان استوڈنٹس کو اور ان کے جو اساتذہ تشریف رکھتے ہیں ہمارے ساتھ گیلری میں ان سب کو ویکام کرتی ہوں۔ اور جب سے میں آئی ہوں میری کوشش ہے کہ اسمبلی کے دروازے تمام عوام کے لئے ہر سیکٹر کے لوگوں کے لئے کھلے رہیں اور وہ یہاں آئیں اور دیکھیں اور interaction programs ہوتے رہیں گے بہت یا اچھی بات ہے یہ بہت اچھا ظاہر ہوتا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے دیکھیں اور ایک دوسرے سے معلومات لیں اور ایک دوسرے کے حوالے سے جو بھی grievances ہیں ان کو حل کریں۔ اور یہ ہمارے مہمان ہیں ہم انہیں اپنی دل کی گہرائیوں سے اپنی روایت کے مطابق انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ وقفہ سوالات۔ محترمہ یا سمین لہڑی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 385 دریافت فرمائیں۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: سوال نمبر 385۔

میڈم اسپیکر: چونکہ جوان کی منظری ہے، وہ ہمارے سی ایم صاحب کے پاس ہے۔ تو یا سمین صاحب! یہ اسکا جواب بھی آگیا ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ خنیم جواب ہے، لابریری میں ہے، جبکہ اسکی کاپی آپکوں گئی ہے۔ تو any supplementary کیونکہ session ہو سکتا ہے کیونکہ سی ایم صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ اس کو defer کر دیتے ہیں، اسلئے کہ سی ایم صاحب نہیں ہیں جس دن آئیں گے اُس دن آپ کا سوال ہوگا۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: میڈم اسپیکر! یا سمین میں یہ add کروں کیونکہ جب دوبارہ یہ defer کریں گے۔ یہ بالکل تسلی بخش جواب نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے، آپ کا پوانت آگیا۔ کیونکہ جواب دینے والا نہیں ہے تو پھر آپ کی یہ بات آنہیں سکتی ٹھیک ہے؟ جب آپ next session میں آئیگی میں defer کرتی ہوں۔ پھر آپ اپنے دل کی بات کہہ دیجئے گا اُس دن ٹھیک ہے۔ نہیں سی ایم صاحب نہیں ہیں نہ کسی کو دیا ہی نہیں ہے۔ چونکہ محترمہ یا سمین لہڑی صاحب کا سوال نمبر 385 کوئی defer کرتی ہوں next session کیلئے۔ کیونکہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب آج تشریف نہیں رکھتے ہیں اور ان کے پاس ہے یہ portfolio۔ وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب نشس الدین (سیکرٹری اسمبلی): میرا کبر آسکانی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر عبدالکریم نو شیر وانی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئئے سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے بذریعہ فون بخی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ ظفر اللہ خان زہری صاحب نے بذریعہ فون کوئئے سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

میڈم اسپیکر: جناب رحمت صالح بلوچ صاحب، محترمہ یاسمین اہڑی صاحبہ، ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ، ارکین اسمبلی میں سے کوئی ایک اپنی مشترک تحریک التوانہ 3 پیش کریں۔ آغا صاحب! یہ بالکل ایک گھنٹہ پہلے آئی تھی۔ ابھی پرتنگ ہو رہی تھی۔ تو ابھی پہنچ جائیگی آپ کو۔ ذرا wait کر لیں۔ تحریک التوانہ آتی ہی آج کے دن پر، اسلئے late ہو گئی ہے۔ اگر آپ تک پہنچ نہیں، ابھی پہنچ جائیگی آپ کو۔ جی ڈاکٹر حامد خان صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: 4 بجے اسمبلی کا نامہ ہوتا ہے ابھی 5 نج رہے ہیں، تو کیا ہماری اسمبلی یہ 65 کا پیاں نہیں بناسکتی ہے؟

میڈم اسپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ ایک گھنٹہ پہلے آئی تھی۔ اسکے بعد ایڈواائزری ہوتی ہے، اسکے بعد ہوتا ہے۔ آپ سارا سسٹم سمجھتے ہیں، اسکے باوجود آپ یہ کہہ رہے ہیں۔ جی منظور ہونے کے بعد ہو گئی نا۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: Thank you Madam Speaker. میں اسمبلی تو اعد

وانضباط کار مجريہ 1974ء کے تحت تحریک التوانہ نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ ضلع خضدار نال میں خسرہ measles سے دو افراد کی جاں بحق ہونا اور دس سے زائد افراد کا متاثر ہونا لمحہ فکر یہ ہے۔ حکومتی عدم تو جھی کی بنا پر انسانی جانوں کے ضیاع پر ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ جب سے نیا setup آیا یعنی نیا ہے حکومت آئی ہے گز شستہ چار مہینوں سے پورے صوبے میں ملکہ سحت کی صورتحال بد سے بد رہتی جا رہی ہے۔ لوگوں میں ایک احساس محرومی پائی جاتی ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم فوری اہمیت کے حامل مسئلے پر بحث کی جائے۔

خبری تراشہ مسلک ہے۔

میڈم اسپیکر: مشترکہ تحریک کا توانہ 3 پیش ہوئی۔ آپ میں سے کوئی ایک اس کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے۔ کوئی ایک محرك۔ جی رحمت صاحب۔

جناب رحمت علی صاحب بلوچ: Thank you Madam Speaker جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے۔ ہمیں ان خاندان سے، ان لوگوں سے دلی ہمدردی ہے جو measles سے فوت ہوئے ہیں۔ اور اس طرح لگ رہا ہے کہ پورے سسٹم کو ایک سازش کے تحت جام کر دیا گیا ہے۔ میں واضح کروں۔ میرے حکومتی دوست بیٹھے ہوئے ہیں، منظر ہیلاتھ بیٹھا ہوا ہے۔ ڈسٹرکٹ خضدار خصیل نال جو ضلع خضدار سے 40/50 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ تمام تر مہلک بیماریوں کے خلاف متواتر ہم چلانے کے باوجود اگر پھر بھی ان علاقوں میں، دیہاتوں میں measles کے مریض ہیں یا ان لوگوں کو یہ خطرہ لاحق ہوا ہے اور اس سے جاں بحق بھی ہوئے ہیں افراد۔ یہ ان ذمہ داروں کی کوتاہی، غیر ذمہ داری کی نشاندہی کر رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے پوری طور پر بحث کی جائے۔ اور پورے صوبے میں تمام ذمہ داران جو ہر ضلع کے ہیلاتھ آفیسر، جو ہر ڈسٹرکٹ کو ضلعی لیوں پر head کرتا ہے، اُسکے پاس میڈم اسپیکر! میں آپ کو بتاؤ کہ چار مہینے پہلے یہ قلمدان میرے پاس تھا۔ as a Health Minister نے پہلے بھی واضح کیا ہے کہ تمام ضلعی آفیسران کو نئے گاڑیاں، تمام ویکسینز کو نئے موڑسائیکلز، تمام باقی health Volunteers کو جو پولیو اور routine-immunization میں کام کرتے ہیں، یہ ساری چیزوں provide کر دی گئی ہیں۔ بلکہ پہلے یہ شکایت تھی کہ کوئی چین کا مسئلہ ہے جہاں ہم تمام ویکسینوں کی پروٹوکول کو ان کے ٹپر پیپر کو برقرار رکھنے کیلئے ہمیں مشکلات ہیں لیکن آج صوبے کا یہ مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ عدم تو جہی، غیر ذمہ دارانہ رو یہ اور یہاں کی عوام کے ساتھ ان آفیسروں کا جو توجہ ہے وہ اپنے آپ کو عوام کا خادم ہی نہیں سمجھتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو یہ افراد فوت ہوئے ہیں انکو حکومت compensate بھی کریں اور ان کے خلاف کارروائی کریں۔ شکریہ۔

میڈم اسپیکر: جی حکومت کے طرف سے موافق پیش کریں گے۔ منظر ہیلاتھ! آپ ذرا اس پر کوئی۔ پہلے منظر بتا دیں اسکے بعد عاصم کر دیں گے اسے صاحب پھر آپ بولیں۔

میر عبدالماجد ابرڑو (وزیر صحت): thank you میڈم اسپیکر صاحبہ!۔ جیسا کہ فاضل ممبر صاحب نے یہ اطلاع دی ہے ہمیں۔ اس پر انشاء اللہ انکوارری ہوگی۔ اگر اس میں کسی کی بھی کوتاہی پائی جاتی ہے تو انشاء اللہ اس کو مرکتب پایا جاتا ہے تو اسے سزا دی جائیگی۔ اور اس حوالے سے ویکسین کے حوالے سے تو ہم نے ابھی سول فرق تھے جسی پہنچائی گئی ہے تقریباً سارے سینٹر ز کو۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان سب کے ہوتے ہوئے measles کو

expire نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اگر اس طرح کی کوئی condition ہے تو انشاء اللہ اس کے خلاف انکوازی ہو گی۔

میڈم اسپیکر: جی! یامین لہڑی صاحب! ابھی تک بحث کیلئے منظور نہیں ہوئی ہے ویسے۔

محترمہ یامین بی بی لہڑی: جو رحمت صاحب نے کہا تھا کہ مطلب مجھے جو چیز observe ہوئی ہے منظر ہیلتھ صاحب کے response سے sorry کے ساتھ کہ مطلب بچوں کے جان بحق ہونے کی خبر تک جو ہے وہ ہمارے منسٹری کو نہیں ہے۔ responsible منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں اس کیس کو دیکھ لوزگا۔ means یہ مطلب اخبار میں آیا ہے۔ ایک بندے کی یعنی ایک کی زندگی جب اُس کی جان چلی جاتی ہے اور concerned minister ہے ان کو پتہ تک نہیں ہے۔ اب جا کے وہ انکوازی کر گینے۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ بلوچستان جو ہے پسمندہ صوبہ ہے۔ ہیلتھ کا جو مطلب ہے facility وہ ہماری بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔ کہ ہم اپنی عوام کو اپنے بچوں کو سوت کی سہولیات جو ہیں ہم مہیا کریں۔ میڈم اسپیکر! آج دنیا اتنی ترقی کر گئی ہے ہم بنیادی بیماریوں کی روک تھام میں بھی غفلت بر تے ہیں۔ مطلب equipment کی کمی نہیں ہے۔ کمی نہیں ہے، اور جو human resources ہے اُس کی کمی نہیں ہے۔ اور اگر کمی ہے تو commitment کی کمی ہے۔ کمی ہے تو realization کی ہے کمی ہے مطلب وہ ہے جو ہمارے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں لوگ ہیں، ان کو حساس ہونے کی کمی ہے۔ ان کو جو ہے آپ priority دیں۔

میڈم اسپیکر: اصل میں یہ بحث کیلئے منظور نہیں ہوئی ہے۔ حکومتی موافق اگر آجائے تو اس میں۔ میں ابھی اُسی پر آ رہی ہوں۔ آپ خود ہیلتھ منسٹر ہے ہیں دو منٹ آپ تشریف رکھیں۔ ابھی تک بحث کیلئے منظور ہوئی ہی نہیں ہے۔

پنس احمد علی احمدزی: یہ تحریک اتو ایک بڑا serious issue ہے chikungunya کا بھی رونما ہوا ہے۔ ہمارے ڈسٹرکٹ سبیلہ میں آج بھی ایک خاندان کی ہر فیملی کے چار سے پانچ افراد جو ہے اس سے بتلا ہو چکے ہیں chikungunya سے۔ میری آج ڈی ایچ او سے بھی بات ہوئی ہے۔ اور انہوں نے یہی کہا ہے۔ کہ ابھی تک ہمیں اسکے سلسلے میں جو دو ایساں ہیں جو vaccination required ہے جو یہی بات کہی ہے۔ اگر ہمیں Ministry for Health سے مل جائے۔ ابھی میں نے منسٹر صاحب کو بھی یہ بات کہی ہے۔ کیونکہ opportunity ہے میں اسکے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔ تو میں نے کہا ہے کہ یہ چیزیں بڑا serious ہے، chikungunya کا بھی۔ کیونکہ یہ بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آگیا۔ جی زیارت وال۔

قائد حزب اختلاف: میڈم اسپیکر! جو بات آپ کے سامنے رکھی ہے میڈم اسپیکر! خسرے کی وباء ہے اور وہاں

خضدار میں رحمت صاحب لکیر آئے ہیں تحریک التوا۔ ابھی بحث کیلئے منظور کریں گے، وہ بحث ہم کر لیں گے، کب ہو گا؟ نہیں ہو گا۔ وہ اپنی جگہ پر۔ اب تو مسئلہ یہ ہے کہ فوری طور پر immediately انکو کیا ریلیف دے سکتے ہیں۔ کنٹیوں کو بھیجو سکتے ہیں؟ کیا اب تک ہوا ہے اس پر؟ اخبار میں آیا ہے۔ اس پر بات کی جائے اور اس کا فوری ریلیف ہے انکو ریلیف دیا جائے۔ انسانی زندگیوں کو چالیا جائے باقی بحث تو اس پر کرتے رہیں گے۔ بحث سے مسئلہ تخلی نہیں ہو گا۔ اس وقت immediate مسئلہ ہے اس پر آپ رو لگ دیں۔ اور حکم کو اور منشہ صاحب بیٹھے ہیں انکو پابند کریں کہ وہ اپنی ٹیوں کو وہاں بھیجو گے۔ اگر خسرے کی وباء جو کہہ رہے ہیں کہ پھیل گئی ہیں۔ اخبار میں بھی آگیا، انکو فوری ریلیف دے دیں۔ انکو دو ایسا پہنچائیں تاکہ مزید جانی نقصان نہ ہو۔

میڈم اسپیکر: جی ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں کشور صاحب! اس پر بحث نہیں ہو رہی ہے۔

محترمہ کشور احمد حق: میڈم اسپیکر! اس اہم تحریک التوا پیش ہوئی ہے اور ابھی تک ہمیں تحریک التوانہیں ملا ہے۔

میڈم اسپیکر: جو وہ تحریک التوا آپ نے زبانی سنی۔ آپ کیا مسئلہ ہے سیکرٹری صاحب۔ کیوں ابھی

تک مبرز کو کیوں ملا کاغذ؟ ٹھیک ہے دو منٹ wait کر لیں اُدھر ہم۔ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ بھی جیسے انسانوں کا ہی

ہے۔ اُن سے اگر دریس ویر ہوتی۔ just۔ آپ بھی درگز رکنا سیکھیں۔ اگر نہیں ہوا۔ آپ لوگ یکدم جذباتی ہو جاتے

ہیں۔ ابھی یا سمین اہڑی صاحب نے ایک بات کی۔ میں اس پر ایک بات کرنا چاہ رہی تھی۔ ڈاکٹر صاحب! جب اسپیکر بول

رہا ہوا آپ کم از کم یہ تو دیکھ لیں۔ اُس دن آپ کو پورا پڑھ کر سنایا کہ روز کیا ہوتے ہیں۔ ٹیبل پر آرہی ہے، wait کریں

۔ ڈاکٹر صاحب! آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔ اُسکو کہایا اسکو کہا۔ سب کو بٹھا دیا ہے آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو یہ

کہنا چاہ رہی تھی۔ یہ جو عاصم کرد گیو صاحب! please آپ لوگ بات کرنے دیں، ابھی یہ کہہ کے جیسے انہوں نے

کہا کہ بلوچستان پسمند ہے۔ میں آپ سے ایک چیز share کرنا چاہ رہی تھی۔ ہمیں آپ میں بھی چیزیں

کرنی چاہئیں کہ آج میں گئی بلوچستان یونیورسٹی تو وہاں ایک summit تھا اور آپ یقین کریں کہ وہ تو

formal نویعت کی speeches کے بعد جب میں ہاں میں گئی اور ہاں میں انہوں نے میرے خیال میں تیس

سے چالیس سے زیادہ ہمارے یو تھک کے جو ہیں اور صوبے سے باہر کے بھی تھے اور بلوچستان کے مختلف یونیورسٹیوں کے

کالجز کے اسکولز کے بچوں کے جو انہوں نے آئیڈیا زدی یہ تھے مختلف issues پر اور ان کے پریکٹیکل جوان کے

سامنے جو انہوں نے اُن issues پر اپنے جو تجاویز دی تھیں اور اُن کے models بناؤ کے انہوں نے

perfect یعنی کہ اُس میں کوئی ایسی کمی نہیں تھی کہ ہم حیران ہوتے۔ مجھے لگ رہا تھا کہ پتہ نہیں میں دنیا کے کس ہاں

میں کھڑی ہوں کہ ہمارے پاس اتنا ٹینٹ ہے اور ہم یہاں کہہ رہے ہیں کہ ہم پسمند ہیں۔ تو میں نے آج یہ بات

کہی تھی کہ جس صوبے کے اور جس قوم کے بچے اتنے talented ہیں وہ قوم کبھی پسماندہ نہیں ہو سکتی تو اس لئے میں آپ کو یہ ضرور کہوں گی کہ پلیز یہ کل submit کل بھی ہے شاید پرسوں بھی ہے آپ تمام خاص طور پر گورنمنٹ منسٹر ز کو میں کہوں گی اور ممبرز کو تو لازمی سب کو جانا چاہئے وہاں جائیں اور دیکھیں کہ آپ کی یو تھے نے چاہے وہ بجلی کی شارٹج کا مسئلہ تھا پانی کا تھا recycling کا تھا، ٹرینک کا تھا، rescue کا تھا مطلب کون سا مسئلہ تھا جس کا حل انہوں نے وہاں پیش کیا نہیں کیا تو think اپسماںدہ تو مجھے ہمیشہ یہ رالگتا ہے کہ ہم بلوچستان کے لئے پسماندہ کا لفظ استعمال کریں۔ انشاء اللہ ہم بڑے ترقی یافتہ صوبوں کی طرف جائیں گے اور ہمارے پاس اس قسم کی بھی سوچ اور vision کی کمی نہیں ہے۔ باقی جہاں تک بات ہے اس اُسکی، ابھی پہنچ گئی ہیں تمام ممبرز کے پاس۔ پہنچ گئے آپ سب کے پاس؟ جی رحمت بلوج صاحب! منسٹر صاحب! آپ نے بڑے ہی دو جملوں میں اُس کو نپڑادیا۔ آپ تھوڑا سا تو detail بتائیں کہ کس طرح سے ہے کیا ہے کہ اتنا ہم مسئلہ ہے بچوں کی جانوں کا مسئلہ ہے اگر ہم اس طرح سے اُسے اتنا light یا یہ لیں گے تو کیا ہو گا؟

وزیر صحت: thank you میڈم اپسیکر! ایسا ہے کہ جیسے کہ یہ رحمت صاحب نے بتایا کہ اس معاملے میں کچھ جانیں ہماری بچوں کی ضائع ہوئی ہیں اس حوالے سے میں نے سیکرٹری صاحب کو ابھی directions دے دی ہیں ابھی وہ تمیں لے جا کے وہاں پر سارا جو بھی حالات ہیں اُسکے مطابق وہ کام کریں گے۔ اور اُمید ہے کہ انشاء اللہ اسکو cover کیا جائے گا اور اگر اُس میں اور بھی ایسی کوئی زیادہ ضرورت پڑتی ہے تو۔۔۔

میڈم اپسیکر: نہیں ابھی تک گورنمنٹ نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے بچوں کی وکسٹشن کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ آپ کے سیکرٹری صاحب تشریف رکھتے ہیں سیکرٹری ہیلتھ۔

وزیر صحت: میڈم! جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔۔۔

میڈم اپسیکر: ہیلتھ سیکرٹری کو call کریں۔

وزیر صحت: میڈم! جب بچہ پیدا ہوتا ہے، تو اُس دن سے ویکسین شروع ہوتی ہے بچے کی اگر بچپن میں کچھ لوگوں نے ویکسین نہیں کروائی یا ہمارا عملہ وہاں تک نہیں پہنچ پایا تو شاید اس کی وجہ سے ان کو severe ہو سکتا ہے۔

میڈم اپسیکر: ابھی آپ کچھ نہیں لے سکتے ایک دفعہ حرک آپس میں وہ کر لیں آپ بیٹک بات کر لیں میں آپ کو موقع دیتی ہوں۔ جی رحمت بلوج صاحب۔

میر رحمت علی صاحب بلوج: میڈم اپسیکر! افسوس کی بات ہے مجھے انہائی دُکھ اور افسوس بھی ہو رہا ہے کہ

Minister is the Boss of department, he is responsible Madam

اس کو ابھی تک پتہ ہی نہیں ہے کہ اُس کی teams گئی ہیں یا نہیں گئی ہیں۔ ایک الیہ ہے میڈم اسپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں واضح کروں کہ یہ نام جو فنڈنگ ہمیں ہوتی ہے UN agencies سے گورنمنٹ مشینری سے لے کر WHO، UNICEF، ٹیکنیکل جو ہمیں assesment دیتی ہے پورے صوبے کو، آج پورے صوبے کے لئے ملک کے لئے یا ایک انٹرنیشنل ایشو ہے ایک سوالیہ نشان ہے ہمارے لیئے کہ یہ ادھر کے بچے نہیں ہیں یا اموات جو ہوئی ہیں یہ adults ہیں جن کی اموات ہوئی ہیں۔

میڈم اسپیکر: اچھا۔

میر رحمت علی صاحب بلوچ: میں یہی سمجھ رہا ہوں کہ اس کو بحث کے لئے آپ منظور کر لیں۔ دیکھیں بہت سارے علاقوں میں کہیں پر بھی جب کوتا ہی ہوتی ہیں لوگ کہتے ہیں ”کہ جی وہاں refusals ہیں“، اسپیشلی جو کوئی بلاک ہے جس کو آپ پولیو کے حوالے سے جو عمل ملازمین کی وجہ سے ہمیں ایک threat جو پیش ہے وہ بہت بڑا threat ہے کوئی بلاک میں کچلاک ہے پیش ہے قلعہ عبداللہ ہے قلعہ سیف اللہ ہے اس بلاک میں پورا آتے ہیں لیکن خضدار میں کوئی بھی refusals ہیں ہے۔ گوارنٹک واحد ایک ہے بلوچستان کے لوگ خود ہماری خواتین دیہاتی علاقوں میں خود ہمیں call کرتے ہیں کہ ویسیشنن ٹیم کیوں نہیں پہنچتی ہیں۔ تو آج میں کوشش کروں گا ایوان سے کہ اس کو بحث کے لئے منظور کریں ہم اس کو زیر بحث لائیں ایک اچھی پالیسی، تک آپ سے یہ گزارش ہے کہ we must to follow the rules of this Assembly کہ ہم rules کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ ایک رونگ دے دیں۔ کہ ذمہ داران کے خلاف انکوازی conduct کی جائے اُنکے خلاف کارروائی ہو اور پوری طور پر ڈیپارٹمنٹ۔۔۔

میڈم اسپیکر: رحمت صاحب! جب بحث کے لئے منظور ہوتا تو آپ یہ تجاویز دیجئے گا۔ آپ لوگ بھی ایسی کام کرتے ہیں۔

میر رحمت علی صاحب بلوچ: صرف تحصیل نال کوئی پورے بلکہ وڈھ تک وہ پورے ایریا کو vaccinate کریں تاکہ وہ trend ختم ہو جائے۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: میڈم اسپیکر! ایک میں suggestion دوں۔

میڈم اسپیکر: جی یا سمین صاحبہ ابھی نہیں آج نہیں، ایک دفعہ میں ایوان سے اس کی منظوری کی، آپ رحمت صاحب نہیں چاہتے کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ واپس لے لیں ان کو کوئی ایسا ہے کہ وہ کوئی تسلی بخش جواب، آپ کو تسلی نہیں ہے۔

میر رحمت علی صاحب بلوچ: میڈم! میں تقید کے موڑ میں نہیں ہوں بلکہ میری یہ تغیری تقید ہے حکومت اپنی اصلاح کرے۔ یہ ایک انٹرنیشنل ایشو ہے جو donors ہمیں donations دے رہے ہیں وہ اپنی donations بند کریں گے۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس پر ہم بحث کریں آپ ایک رولنگ دیں۔

میڈم اسپیکر: آپ پلیز مجھ نہ بتائیں کیا رولنگ دینی ہے۔ عاصم کرد گیلو صاحب! آپ گورنمنٹ کی طرف سے کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔ منسٹر ہیلتھ نے تو اپنی بات کہہ دی۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: میرے جو colleague ایک تحریک التوا لائے ہیں یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سارے مطلب جو ہوئے ہیں دو تین مہینوں میں خراب ہوئے ہیں میں معزز ممبر سے کہتا ہوں پونے پانچ سال پہلے تو ہیلتھ منسٹری تو آپ کے ساتھ تھی۔ یہ ساری بیماریاں اُسی ٹائم کی ہیں۔ یہ اچانک ہوا ہے اُس سے پہلے ہمارے منسٹر، یہ بعد میں ہوئی ہیں بیماریاں ہوتی رہتی ہیں اس سے پہلے اسلام آباد وغیرہ میں، محترم ہمارے ہیلتھ منسٹر، ایسی بہت ساری بیماریاں اور وہ با پھیلی ہوئی تھی۔ اُس ٹائم اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ ابھی کہہ رہے ہیں کہ خضدار میں یہ نہیں ہے وہ نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر: نہیں آپ حکومت کی طرف سے آپ کیا یقین دہانی کرا رہے ہیں صرف یہ بتا دیں other wise I will go for the counting.

میر محمد عاصم کرد گیلو: میں کہتا ہوں کہ وہ ہمارے جواب سے مطمئن ہو جائیں۔ وہ کہر رہے ہیں اس کے لئے اقدامات کر رہے ہیں۔ جواب دے رہے ہیں۔ اس کے لئے ہیلتھ کی ٹیمیں گئی ہیں۔ خضدار وہ سارے گئے ہوئے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ کوئی دہانی نہیں کئے ہیں۔

میڈم اسپیکر: میں ایوان کے سامنے، گیلو صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں ایوان کے سامنے۔۔۔ (مدخلت) نہیں پہلے رولنگ ہو جائے اُس کے بعد آپ نے دو دن کے بعد جتنی بحث کرنی ہے آپ کر لیں۔ آیا مشترکہ تحریک التوانہ 3 کو بحث کے لئے منظور کیا جائے؟ جوارائیں اسکے حق میں ہیں وہ پلیز ہاتھ کھڑا کر لیں۔ جو تحریک التوا کے منظور کرنے کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں سیکرٹری صاحب! count کریں۔ چونکہ پندرہ اراکین نے اس کی حمایت کی ہے۔ تو مشترکہ تحریک التوانہ 3 کو قواعد و انصباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (2) کے تحت مطلوبہ اراکین اسمبلی کی حمایت حاصل ہوئی ہے لہذا مشترکہ تحریک التوانہ 3 کو مورخہ 27 اپریل 2018ء کے اجلاس میں بحث کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔ رحمت بلوچ صاحب!

please order in the House.

بیٹھ کر کے بات نہیں کریں۔ چونکہ تحریک التوانہ 3 منظور ہو چکی ہے اور دوسرا دو تحریک التوا چونکہ قاعدہ کے مطابق

ایک ہی تحریک التوا ایک دن میں منظور کی جاسکتی ہے تو باقی دونوں تحریک التوا کو میں ڈیفیر کرتی ہوں۔

میڈم اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی: سردار صاحب اور رحمت صاحب آپ پلیز اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ بلوچستان کچی آبادی مستقلی اور کچی آبادی کے ڈھانچہ کی ترقی کا مسودہ قانون مسودہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 23 مسودہ 2018ء) کا پیش کیا جانا۔ وزیر بلدیات اور دیہی ترقی! بلوچستان کچی آبادی مستقلی اور کچی آبادی کے ڈھانچہ کی ترقی کا مسودہ قانون مسودہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 23 مسودہ 2018ء) پیش کریں۔

میر غلام دیگیر بادینی: میں وزیر بلدیات اور دیہی ترقی بلوچستان کچی آبادی مستقلی اور کچی آبادی کے ڈھانچہ کی ترقی کا مسودہ قانون مسودہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 23 مسودہ 2018ء) پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: مفتی گلاب صاحب! آپ ذرا توجہ فرمائیں اس لئے کہ یہ ابھی next آپ کے حوالے سے بات آ رہی ہے۔ بلوچستان کچی آبادی مستقلی اور کچی آبادی کے ڈھانچہ کی ترقی کا مسودہ قانون مسودہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 23 مسودہ 2018ء) پیش ہوا۔ میں چونکہ ابھی ٹائم کم ہے اور اس میں جو ہے 30 تاریخ کو ہمارا آخری سیشن ہے۔ چونکہ آج یہ مسودہ جو پیش ہوا ہے اور میری ہمیشہ سے خواہش رہی ہے کہ اسٹینڈنگ کمیٹیز کو یہ جائے۔ مفتی گلاب صاحب کہاں چلے گئے ہیں؟ انہیں بلا کیں ہال کے اندر بلا کیں مفتی گلاب صاحب کو، میں نے انہیں کہا بھی اور وہ نکل گئے۔ تو ابھی میں ایوان سے بھی بھی چاہتی ہوں کہ بات کرنی ہے۔ آج تو پیش ہوا ہے۔ 30th کا ٹائم ہے۔ یہ مسودہ جو ہے یہ اسی طرح رہ جائے گا۔ مفتی گلاب صاحب اس اسٹینڈنگ کے چیئرمین ہیں تو وہ جو ہے ان سے، ان کی آج میں ایوان سے commitment لینا چاہتی ہوں کہ آپ یہ کمیٹی کی جو ہے میٹنگ بلا کے اس مسودہ کو وہ کر کے آپ آگے جو ہے 30th کے اجلاس میں پیش کرنا ہیں چونکہ سرکاری day ہے، جی۔ تو لہذا یہ مسودہ قانون نمبر 23 مصدرہ 2018ء کو قواعد و انصباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ مفتی گلاب صاحب! چونکہ آپ یہ لوکل گورنمنٹ کے اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین ہیں یہ مسودہ آج پیش ہوا ہے اور ہمارے پاس دن کم ہیں is the last day. 30th اور ہماری اس میں جو ہے گورنمنٹ کی جتنی کی جو چنی کارروائی ہو گئی تو وہ ہو گئی۔ تو یہ ہمارے پاس اس وقت 24th ہے اور آج اب آپ کے چار سے پانچ دن ہیں، آج آپ جو ہیں، ان چار دنوں میں اپنی کمیٹی کی میٹنگ بلا کے چاہے daily basis پر کریں۔ روزانہ کریں دو دو گھنٹے پہلیں لیکن یہ مسودہ جو ہے آپ 30 تاریخ کو جو ہے اجلاس میں منظوری کے لئے پیش کریں ٹھیک ہے؟

مفتی گلاب خان کا کڑ: پچھلی مرتبہ تو ہم نے اپنی کمیٹی کی میٹنگ رکھی تھی۔

میڈم اسپیکر: وہ آپ کا کام ہے۔

مفتی گلاب خان کا کڑ: بالکل وہ کورم پورا نہیں تھا آپ نے وہاں گورنمنٹ میں اتنے سینئر بندے اُس میں ڈالے ہیں۔

میڈم اسپیکر: میں نے نہیں ڈالے ہیں یہ پہلے کمیٹی بنی تھی۔

مفتی گلاب خان کا کڑ: گورنمنٹ نے ڈالے ہیں، اُس میں وہ لوگ آتے نہیں ہیں۔

میڈم اسپیکر: جی۔

مفتی گلاب خان کا کڑ: تو کورم ہم کیسے پورا کریں؟ تین مرتبہ ہم نے اجلاس بلایا ہے کورم پورا نہیں ہونے کی وجہ سے پھر ہم نے ماتوی کر دیا ہے۔ اب پھر ہم بلا کیں گے۔ آپ کہتی ہیں کہ چار دن میں یہ کام کریں۔ چار دن میں کس طرح کریں گے وہ حاضری ہی نہیں ہوتے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔

مفتی گلاب خان کا کڑ: تو آپ اپرائیں کو تبدیل کریں۔ ہمارے یہاں کے لوگوں کو ڈالیں تاکہ وہ حاضر ہوں۔

میڈم اسپیکر: چلیں آپ کا point ^{valid} ہے۔ اور بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سی ہماری اسٹینڈنگ کمیٹی، ویسے اسپیکر نہیں بناتا ہے یہ آپ کے تمام وہ اُس سے پہلے بنی ہیں۔ آپ رضا صاحب صرف ایک point، کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے ممبرز جو ہیں وہ دلچسپی نہیں لے رہے ہیں اور ہمارے اسٹاف کو ان کو باقاعدہ جا کر کے literally ^{اُن کو request} کرنی پڑتی ہے ”کہ وہ آپ آئیں“، چونکہ اس کمیٹی کے، سردار عبدالرحمٰن صاحب آپ تشریف کھیں میں بات کرتی ہوں پھر آپ کو موقع دیتی ہوں، دو منٹ۔ چونکہ اس کمیٹی کے پنس احمد علی صاحب اور نصر اللہ زیرے صاحب دونوں یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ اور معصومہ حیات صاحبہ۔ تین ممبرز تو یہاں پر اس وقت تشریف رکھتے ہیں۔ یہ باتیں جو ہیں چیزیں میں آپ کریں کہ کسی کو بتایا نہیں۔ لیکن یہ ممبرز چونکہ یہاں بیٹھے ہیں میں آپ لوگوں کو کہوں گی رو انگ دیتی ہوں کہ آپ لوگ کل سے، جب بھی کل یہ میٹنگ بلا کیں اور regular basis پر آپ چیزیں میں کا ساتھ دیں تاکہ یہ Bill ایک اپنے انداز میں پاس ہو سکے۔ نصر اللہ زیرے صاحب اور پنس احمد علی صاحب آپ بڑے اچھے طریقے سے ان میں شمولیت کرتے ہیں تو اس میں بھی آپ کریں۔ جی سردار صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

وزیر صحت: میڈم!

سردار عبدالرحمٰن کھتیران: میڈم اسپیکر! اس میں میری ایک suggestion تھی کہ جیم زیارت وال صاحب

جو اپوزیشن لیڈر ہیں۔

میڈم اسپیکر: جی۔

سردار عبدالرحمن کھتیر ان: انکو اس کمیٹی میں especially اور مجھے اسمیں ڈال دیں۔ ہم یہ اجلاس بلا لیں گے۔ ہم کوشش کریں کہ ساتھیوں کو ساتھ لے کے، اسکی نوک پک دیکھ کے جو بھی ہے، کیونکہ اسمیں غریبوں کا مسئلہ ہے، کچھ آبادی کا مسئلہ ہے، لوگ رہ رہے ہیں۔ جھونپڑیوں میں رہ رہے ہیں۔ تو اس اسمبلی کو benefit چلا جائے کہ یہ اسمبلی اُنکے لیے کام کر کے گئی ہے۔ government کوئی ایسا سلسلہ نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر: جی آغاز لیاقت صاحب!

آغا سید لیاقت علی: اس میں ایسا ہے کہ جو کمیٹی کے جو regular ممبرز ہیں، ووٹ صرف وہی دے سکتے ہیں۔ pass-on وہی کر سکتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: آغا صاحب! کوئی بھی دے سکتا ہے۔ اگر میں چاہوں انکو include کرنا ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہے، لیکن کمیٹی کے ممبرز سردار صاحب already ہیں۔

آغا سید لیاقت علی: اگر آپ جب include کریں گے تو آپ اسکو ordinary ممبر کی حیثیت سے کریں گے۔ regular ممبر کی حیثیت سے آپ نہیں کر سکتی ہیں۔ House اس کا permission دے گا۔

میڈم اسپیکر: جی ہاں ووٹنگ نہیں ہوتی ہے۔ اس میں ووٹنگ نہیں ہوتی ہے آپ تشریف رکھیں، مجھے پتہ ہے میرا کام۔ جی۔ جی ہاں، بس کل سے اسکی meeting شروع کر دی جائے اور باقی ممبرز کیلئے پھر ہم مشاورت سے دیکھیں گے۔

میڈم اسپیکر: چیئرمین مجلس قائمہ کی روپرٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا اور منظور کیا جانا۔ چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ مالیات، ایکسائز اینڈ بیکسیشن، بورڈ آف ریونیو اور ٹرانسپورٹ! بلوچستان کا مالی مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصادرہ 2018ء) کی بابت کمیٹی کی روپرٹ پیش کریں۔ جی سردار عبدالرحمن کھتیر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھتیر ان: میں چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ مالیات، ایکسائز اینڈ بیکسیشن، بورڈ آف ریونیو اور ٹرانسپورٹ، بلوچستان مالی مسودہ و قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصادرہ 2018ء) کی بابت کمیٹی کی روپرٹ پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: روپرٹ پیش ہوئی۔ چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ آپاشی و توانائی، ماحولیات، جنگلات و جنگلی

حیات، محکمہ جنگلات و جنگلی حیات کی کارکردگی اور در پیش مسائل پر غور و خوض کی بابت تحریک پیش کریں۔ جی یا نہیں لہڑی صاحب! چیئرمین، اسٹینڈنگ کمیٹی اریکیشن۔

محترمہ یا نہیں بی بی لہڑی: میں چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ آپاشی و تو انائی، ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات، تحریک پیش کرتی ہوں کہ محکمہ جنگلات و جنگلی حیات کی کارکردگی اور در پیش مسائل پر غور و خوض کی بابت مجلس کی رپورٹ کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

میڈم اسپیکر: اذان ہو رہی ہے۔

(خاموشی۔ اذان)

تحریک پیش ہوئی۔ آیا محکمہ جنگلات و جنگلی حیات کا کردار گی اور در پیش مسائل پر غور و خوض کی بابت مجلس کی رپورٹ کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ محکمہ جنگلات و جنگلی حیات کی کارکردگی اور در پیش مسائل پر غور و خوض کی بابت مجلس کی رپورٹ کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ آپاشی اور تو انائی، ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات، محکمہ جنگلات و جنگلی حیات کی کارکردگی اور در پیش مسائل پر غور و خوض کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

محترمہ یا نہیں بی بی لہڑی: میں چیئرمین مجلس قائمہ برائے محکمہ آپاشی و تو انائی، ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات تحریک پیش کرتی ہوں کہ محکمہ جنگلات و جنگلی حیات کی کارکردگی اور در پیش مسائل پر غور و خوض کی بابت مجلس کی رپورٹ کو منظور کی جائے۔

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا محکمہ جنگلات و جنگلی حیات کی کارکردگی اور در پیش مسائل پر غور و خوض کی بابت مجلس کی رپورٹ کو منظور کیا جائے؟ جی۔

آغا سید لیاقت علی: میڈم اسپیکر!

میڈم اسپیکر: جی، جی آغا صاحب۔

آغا سید لیاقت علی: میڈم اسپیکر! اس پر مجھے تھوڑے سے تھنھات ہیں، وہ یہ ہیں کہ مجلس کی جو سفارشات آئی ہیں، وہ بھی اتنی وہ نہیں ہیں۔ لیکن اسیں جو سب سے بڑا جوانہوں نے لکھا ہے۔ کہ ”یہ مجلس نے متفقہ طور پر یہ سفارش کی ہے کہ چونکہ محکمہ جنگلات کے مخصوص نوعیت کے کام ہوتے ہیں جو کہ موئی مون سون بہار کے مطابقت سے کرنے پڑتے ہیں۔ تاہم BPPRA کے نئے قوانین کے تحت کام کرنے میں دشواریوں کی بنا پر محکمہ جنگلات و جنگلی حیات سفارشات مرتب کر کے محکمہ مالیات کو بھجوائیں تاکہ ضروری کام بروقت پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کسی قسم کی دشواری نہ

کرنا پڑے، ایک یہ point جی۔ اور دوسرا point یہ ہے کہ revenue department جو ہے وہ ”جتنی زمین انکو چاہئے وہ زمین allot کر کے دے دیں“ میڈم اسپیکر! آج سے 50 سال پہلے یا 60 سال پہلے یہاں بازیٰ قوم سے زمین لے لی گئی تھیں، انگرگ سے لیکر کے بُرج عزیز خان تک۔ اور اسکو جنگلات کیلئے وقف کیا گیا تھا، یہ زمین۔ اسیں بازیٰ قوم کے ساتھ یہ agreement کیا گیا تھا کہ اسیں جتنے بھی یا اُس سے ملحق جو لوگوں کی زمینیں تھیں، اسیں جتنا بھی appointment یا جو کچھ بھی ہوگا، وہ وہاں سے ہوگا۔ لیکن بدقتی کیا ہوئی، کہ پچھلے دنوں آپ نے خود دیکھا کہ وہاں جو کچھ employment ہوئی ہیں وہ کوئی شہر سے ہوئی ہیں۔ اب جو زمینیں پھر جنگلات کیلئے allot کی جائیں گی جہاں جہاں، اُس پر پھر یہی دوہرایا جائیگا۔ لہذا میں اسیں یہ ترمیم لانا چاہتا ہوں کہ جوز میں جس قوم کے ساتھ لگتی ہے۔ جوز میں جنگلات کیلئے ہو، اُس زمین کے مالکان جو قبائل یا جو بھی ہوں، وہ 4 grade یا گاڑ رہا اور جو کچھ بھی ہوں، وہ اُس قوم سے لیئے جائیں، نمبر 1، یہ اسیں یہ mention کیا جائے۔ نمبر 2 جنگلات کے department کو محلی چھٹی نہیں ملنی چاہیے۔ جیسے ادھرانہوں نے کہا ہے کہ اسکو جتنے پیسے چاہئے۔ مثلاً پچھلے سال، اُس سے پچھلے سال، جب سے میں اس اسمبلی کا ممبر بن ہوں، ہر سال، جنگلات میں یہ تقریباً یہ جو ہمیں حساب دیتے ہیں ”کہ 10 لاکھ پودے لگائے ہیں، 15 لاکھ پودے لگائے ہیں“، لیکن آج تک۔۔۔ (مداخلت) نہیں، وہ آپ بھی اسیں شامل ہیں۔ اور آج تک جتنے بھی درخت لگے ہیں، جتنے بھی پودے لگائے گئے ہیں اُسکا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ وہ یہ نہیں بتا سکتا ہیں جنگلات department۔۔۔ (مداخلت) جناب! آپ اگر محترم اسپیکر! یہ میرے پاس Floor ہے اور minister صاحب کھڑے ہو گئے ہیں۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے وہ مجھے نظر آ رہا ہے۔ گیلو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ وہ بحث کر رہے ہیں اس وقت۔ جی۔

سید آ غالیاقت علی: میڈم اسپیکر، اگر میں اس طرح کرتا تو آپ ایک دم تھمیں بٹھا دیتے ہیں۔ یہ میری بحث ہے منستر صاحب! محترم منستر صاحب! قبلہ و کعبہ منستر صاحب! آپ بھی تازہ تازہ منسر بنے ہیں۔

میڈم اسپیکر: آپ please آغا صاحب! direct interaction! آپ نہیں کر سکتے۔ نہیں نہیں آپ دونوں غلط کر رہے ہیں۔ آپ تو بالکل نہیں کریں۔ جی۔

سید آ غالیاقت علی: نہیں، تو انہوں نے مجھے direct کہا تھا۔ میڈم اسپیکر! آپ پالیسی ایک بنائیں۔ یا ہم کو بھی اسی طرح restrict کریں یا ان کو بھی کریں۔ ایک تو انکا کورم ہی پورا نہیں ہوتا ہے، ہم انکا کورم پورا کرتے ہیں اور پھر اور پر سے یہ بحث بھی کرتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: میں کہہ رہی ہوں دونوں خاموش رہیں۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔ جی۔

سید آغالیاقت علی: ہاں! تو میں یہ کہیں رہا تھا کہ اس جنگلات کے محکمے کو یا آپ باشی یا جو بھی ہے۔ انکو یہ کھلی چھوٹ نہیں ملتی چاہئے کہ جیسے یہ چاہیں۔ انکے پاس جو ہمارے ڈائریکٹر صاحب ہیں، اُسکو فون کیا۔ کہ جناب! آپ نے پہلی روڑ پر درخت لگائے ہیں۔ یہ کس خوشی میں لگائے گئے ہیں؟ 14 سے 18 فٹ کا تو یہ روڑ ہے۔ اور پیچ میں تین فٹ چھوڑ کر کے آپ نے 15 فٹ پر درخت لگائے ہیں۔ تو آپ نے اسکا پیکاش کیا ہے یا calculation کیا ہے کہ یہ درخت کب اور کس طریقے سے بڑے ہوں گے؟ تو یہ بالکل نہیں ہے اُنکے پاس یہ ریکارڈ۔ پہلیں روڑ جو اس وقت سب سے اچھا روڑ ہے۔ جو بننا چاہئے تھا۔ جس کے لیے previous Government of Balochistan نے 15 کروڑ روپیہ رکھے تھے۔ اُسکے درخت کی وجہ سے انکو پہنچنے ہیں تھا، وہ خود اُو درخت تھے انہوں نے سپریم کورٹ میں جا کر کے یہ رپورٹ جمع کرائی کہ جی یہ ہم نے لگایا ہے۔ کوئی درخت انہوں نے نہیں لگایا تھا، اس لیے میری یہ گزارش ہے کہ اُسیں ایک دفعہ پھر House سے تجاویز مانگی جائیں۔ اور اُسیں شامل کی جائیں، اُن تجاویز کی روشنی میں پھر اسکو پاس کیا جائے۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: میڈم اسپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں۔

میڈم اسپیکر: جی یا سمین بی لہڑی صاحبہ! کچھ ایسی باتیں آئی ہیں جو غور طلب ہیں۔ تو آغا صاحب کی جو ہیں۔ جی۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: میڈم اسپیکر! thank you so much! یہ بہت اہم matter تھا۔ اس پر ہم نے call کی۔ میں بالکل welcome کہوں گی آغازیقت کی suggestions کی。 اسکا حصہ بننا چاہئے۔ اور یہ ترمیم آئی چاہئے رپورٹ میں۔ میڈم اسپیکر! جو محکمہ جنگلات و جنگلی حیات، میں سمجھتی ہوں کہ انسانی جانوں کے لیے ہوا، آسیجن، پانی اور خواراک، یہ تین اہم چیزیں ہیں۔ پانی کے بغیر پھر بندہ دو دن یا تین دن زندہ رہ سکتا ہے۔ خواراک کے بغیر ایک ہفتہ تک شاید انسان survive کر لیں۔ لیکن oxygen کے بغیر ایک لمحہ بھی ہم survive نہ کر سکیں۔ لیکن بد قسمتی سے جتنا یہ اہم موضوع ہے، جتنا یہ اہم department ہے۔ اُتنا ہی ہم نے اسکو بالکل least priority پر رکھا ہوا ہے۔ اگر ہم بحث کو review کریں۔ آپ بھی ڈیپارٹمنٹ نظر آیا گا۔ اگر ہم department کی efficiency کو review کریں۔ سب سے زیادہ باقی department کے ساتھ سب سے زیادہ inefficiency ہمیں ان department کے matters کے نظر آئیں گے۔ تو یہ ایک بالکل اہم معاملہ تھا میڈم اسپیکر! جو یہاں محکمہ جنگلات کی زمینوں کے حوالے سے۔ meeting میں یہ بات بہت زیر بحث آئی کہ

بہت زیادہ ایسی زمینیں ہیں کہ جو کہ encroachment کی ہوئی ہیں باقی departments کی طرف سے۔ تو اُسمیں انہوں نے مدد مانگی ہے کہ revneune department جو ہے وہ help کرے۔ دوسرا یہ کہ جو zمینیں ہیں جنگلات کی۔ اُسکو ابھی تک revenue department نے جنگلات کے نام پر allot نہیں کیا۔ تو یہ ان کا جائز ایک مطالبہ تھا جو کہ ہم نے رپورٹ کا حصہ بنایا۔ تیسری بات یہ کہ میڈم اسپیکر! چونکہ یہ بالکل ایک technical وہ ہے۔ ہم نے پیپر اڑوں کے under جو ہے، وہ اگر وہ ساری چیزوں کو دیکھنا ہے۔ یا تو پھر یہ ہے کہ ہمارے سارے departments کے، اتنے P&D کے، ہو جائیں کہ بالکل time releases tender پر ہمارے آجائیں۔

میڈم اسپیکر: یا یہیں صاحبہ! آپ اس پر تقریبیں کر سکتی ہیں اُنکی amendment پر بات کرنی ہے۔

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: میڈم اسپیکر! پیپر کے حوالے سے لیاقت آغا نے بات کی ہے، اُس میں یہ ہے۔۔۔

میڈم اسپیکر: نہیں اُسکا جواب دینا ضروری نہیں ہے۔ ہمارے معزز ممبر نے ایک point اٹھالیا، اور ہمیں، اُسیں weightage ہے۔ تو میں سمجھتی ہوں۔ نصراللہ زیرے صاحب! انہیں ایک منٹ یا سمین لہڑی صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ ہم conclusion پر پہنچ رہے ہیں please اس پر لمبی بحث نہیں ہو سکتی۔ جی نصراللہ صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میڈم اسپیکر! forest department کی کافی زمینیں ہیں جو پہلے سے موجود ہیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے اُن کی تمام تراکثرت زمینوں پر لوگوں نے اُس پر قبضہ کیا ہے۔ allot کی گئی ہیں، تو آپ مزید زمین لے کر کیا کریں گے جب پہلے سے اُنکے ساتھ زمین ہے اُس پر قبضہ ہوا ہے؟ وہ کون چھڑائے گا؟ تو اسکو review کیا جائے۔ دوبارہ۔

میڈم اسپیکر: یہ ایک لمبی بحث ہے۔ جی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میڈم اسپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ اس بل کو دوبارہ استینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔ اُس میں آغا صاحب کو ممبر اُسمیں بنایا جائے۔ آپ اس پر ورنگ دیدیں تاکہ اسکو دوبارہ ہم review کر سکے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔ جی یا یہیں لہڑی صاحبہ!

محترمہ یا سمین بی بی لہڑی: میڈم اسپیکر! جو زمینیں ہیں اُن کو واپس کر دی جائیں۔

میڈم اسپیکر: نصراللہ زیرے صاحب! آپ نے اُسے پڑھا نہیں، اُسمیں کہا گیا ہے کہ encroachment کا لکھا ہوا ہے اُسمیں۔ میں ایسے کر لیتی ہوں یا یہیں صاحبہ! ایوان کی اجازت سے زیارت وال صاحب آپ بھی اس پر

توجہ دیں۔ ہماری guidance کریں۔ چونکہ points کچھ ایسے آئے ہیں دو تین، جس پر غور طلب ہے۔ یہ زمینوں کا معاملہ ہے اور کہیں چیزیں ایسے فیصلے نہیں ہو جائیں جو میرے خیال میں ہم خود Legislators ہیں۔ اور اُسکے خلاف نہ چلے جائیں۔ تو کچھ ایسا کر لیتے ہیں کہ جو تجاویز ہیں، آغالیاقت صاحب کی۔ آغالیاقت صاحب! آپ اپنی جو تراجمیں یا تجاویز ہیں۔ وہ آپ ہمیں، انکو ریکارڈ کا حصہ بنادیں۔ ہم اُسے کمیٹی میں رکھ دیتے ہیں۔ اور اگر کمیٹی۔ کیونکہ ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے۔ problem یہ ہے کہ ان دو تین دنوں میں ہماری لگاتار میٹنگیں ہو رہی ہیں۔ ہمارے سیکرٹریٹ کے پاس ٹائم نہیں ہے۔ تو ہم اُسیں اگر آپ کی، ایک سہولت آپ فراہم کر دیں کمیٹی کو کہ یہ چیزیں ہیں اور آپ کا point properly ہو جاتا ہے تو ہم انہیں تراجمیں کے ساتھ next جو ہمارا سرکاری دن ہو گا ہم اُسیں approval کے لئے رکھ دیں گے۔ جی۔

محترمہ یا سینیٹ بی بی لہڑی: یہ آپ accept کر دیں اس تراجمیں کے ساتھ کہ جو لوکل زمینیں جن قبائل کی ہیں اُن کو fourth class کی ملازموں میں ترجیح دی جائے۔ اس تراجمیں کے ساتھ اگر اس روپرٹ کو منظور کر کے کیونکہ آگے ٹائم نہیں ہو گا کہ جی ہم دوبارہ کمیٹی کی میٹنگ کریں۔

میڈم اسپیکر: نہیں کمیٹی کی میٹنگ نہیں۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اپنی تراجمیں جو ہیں۔ دیکھیں! لکھی ہوئی بات اور کہنے میں۔ انہوں نے بہت سے ایوان کے ممبرز جو ہیں انہوں نے ابھی تک اُس چیز کی sensitivity کو اُس طرح سے سمجھا نہیں ہے۔ اور اگر ہم اتنی جلد بازی میں ایک دم سے یہ کر لیں تو کل جو ہے وہ چیز اُس طرح نہیں آئے گی جس طرح سے ہمارے ممبرز کی جو خواہش ہے کہ وہ چیز آئے۔ آغا صاحب! آپ kindly یہ تمام۔

محترمہ یا سینیٹ بی بی لہڑی: اس تراجمیں کے ساتھ آپ کی تراجمی کو ہم accept کرتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: جو آپ کی جو تراجمی ہیں وہ آپ لکھ کے، اس کا حصہ بنادیں۔ ہم as it is جب آئے گا ہم 30 کو اُسکی منظوری کے لئے اُس میں رکھ دیں گے۔

آغا سید لیاقت علی: جی میں کل دے دوں گا۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے اُس میں آپ نے مشاورت کرنی ہے چیئرمیٹر پرسن سے۔ چیئرمیٹر پرسن کے ساتھ آپ بیٹھ کر کے اُن سے مشاورت کر لیں۔ کیونکہ یہ آپ کی طرف سے ہے۔

انجینئر زمرک خان اچنزا: میڈم اسپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس کا ممبر بھی ہوں۔ میں تھوڑا سا Late آیا ہوں، پنجاب سے ہمارے بھائی، بہن، اسٹوڈنٹس طلباء اور طالبات، یونیورسٹیوں سے آئے ہوئے ہیں سب سے پہلے اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے انکو بلوچستان آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ میڈم اسپیکر!

یہ جو جنگلات کے انہوں نے ترمیم پیش کی ہے۔ یا انہوں نے جوبات کی ہے۔ اس میں چیئر پرسن نے اس پر جو مینگ بلائی، میں خود اسی میں موجود تھا۔ میرے خیال میں آج ہمارا آخری اجلاس ہے۔

میڈم اسپیکر: نہیں، آج آخری اجلاس نہیں، ہم نے اسکو بڑھا دیا ہے 30 اپریل 2018ء تک آپ کے پاس ٹائم ہے، اسی لیئے ہم نے اسے وہ کیا ہے۔

انجیئر زمرک خان اچکزئی: ان کی جو ترمیم ہے، اگر اس پر پھر آپ انکو کہیں گی کہ یہ لوگ مینگ بلائیں گے۔

میڈم اسپیکر: نہیں مینگ بلائیں گے۔ ہم نے کہا ہے کہ چیئر پرسن اور آغا سید لیاقت صاحب تشریف رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ اور جو ترمیم ہیں، سیکرٹریٹ کے ساتھ۔۔۔

انجیئر زمرک خان اچکزئی: اسکو پھر اس کا حصہ آپ بنائیں گی؟

میڈم اسپیکر: جی ہاں بالکل۔

انجیئر زمرک خان اچکزئی: تو اگر یہی ترمیم صحیح ہے جس طرح میڈم چیئر پرسن نے کہا کہ۔۔۔

میڈم اسپیکر: نہیں دیکھیں، وہ لکھی ہوئی آنی چاہئے۔ کوئی ایوان کی نظر سے ایسی کوئی چیز رہ نہ جائے۔ وہ لکھی ہوئی ہمارے پاس جمع کرائیں گے۔ پھر اسکے بعد 30th کو انشاء اللہ۔ تو یہ جو matter ہے وہ 30th کیلئے آغا صاحب اپنی ترمیم پیش کریں گے۔ اور چیئر پرسن اسکو دوبارہ، اسی میں ہم منظوری کیلئے 30th کے اجلاس میں پیش کریں گے۔ مورخہ 19 اپریل 2018ء کی اسمبلی نشست میں باضابطہ شدہ مشترکہ تحریک the تو انمبر 2 پر بحیثیت مجموعی عام بحث۔ اب تو اس دن انہوں نے ہم سے late بھی کرالیا۔ اور مجھے نظر نہیں آ رہے ہیں سرفراز بگٹی صاحب۔ اور پورے ایوان سے۔ عاصم کرد گیلو صاحب! سرفراز بگٹی صاحب آج انہوں نے اپنے اس پر کہا تھا کہ جی میرا دن بڑھا دیں میں 24 رکے اجلاس میں آؤں گا۔ اور اس پر مکمل بحث ہوگی۔ تو آپ سرفراز بگٹی صاحب کا پتہ کریں کہ وہ کیوں نہیں آئے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو: وہ گئے ہیں CCI کے اجلاس میں، چیف منسٹر صاحب کے ساتھ۔

میڈم اسپیکر: کیا وہ آج واپس آ رہے ہیں؟

میر محمد عاصم کرد گیلو: جی ہاں۔ انہوں نے کہا تھا کہ آج شام تک واپس آئیں گے 5:30 تک وہ مینگ ہے۔ اگر آج نہیں آ سکے تو کل آئیں گے۔

میڈم اسپیکر: جی آغا صاحب۔

آغا سید لیاقت علی: اگر آپ اجازت دیں۔ میں اس پر بولنا چاہتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: جی۔ جی۔

آغا سید لیاقت علی: وہ یہ ہے کہ ہم اس پر بحث کر لیتے ہیں۔ اس لئے کہ اس گورنمنٹ میں چیف منستر صاحب اور وزیر داخلہ صاحب تو تشریف لاتے ہی نہیں۔ آجاتے ہیں پانچ منٹ کیلئے پھر واپس چلے جاتے ہیں۔ otherwise ہم اس پر بحث کر لیتے ہیں اسلئے کہ یہ بہت sensitive issue ہے۔ اسیں لوگ مارے گئے ہیں، یہ حکومت کے بس میں نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر: اگر آپ محکمین اس پر راضی ہیں، ایوان راضی ہے۔ تو میں بالکل اسکو بحث کیلئے رکھوں گی۔

آغا سید لیاقت علی: ہم بحث کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اس کیلئے تو ہم آئے ہیں۔

میڈم اسپیکر: ابھی میں تمام اراکین اسمبلی سے جو کہ اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں، وہ اپنا نام مجھے بھیجوادیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ میں پہلے بتاہوں ہوں کہ تمام ممبرز بولنا چاہتے ہیں۔ نہیں کہ ہم تین تین گھنٹے صرف ایک بندہ جو آدھا گھنٹہ لے اور ایک بندہ جو ہے 5 منٹ لے۔ the rule is that five to one minute. آیک اسپیکر کو دیئے جائیں گے۔ پانچ سے سات منٹ میں آپ اپنی تقریب کو seven minutes conclude کریں گے۔ جی آغالیافت صاحب۔ زیرے صاحب کو میں نے اجازت نہیں دی۔

میر محمد عاصم کرڈیگیلو: کیونکہ آغا صاحب اس کے محک ہیں۔

میڈم اسپیکر: آپ لوگ تشریف رکھیں۔ یہ میرا اختیار ہے کہ میں نے کس کو اجازت دینی ہے اور کس کو نہیں دینی ہے۔ آپ لوگ تشریف رکھیں۔ آغالیافت صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میں محک ہوں۔

میڈم اسپیکر: میں پوچھ رہی ہوں ان سے۔ چونکہ میں نے آپ کو فلور دیا تھا آغا صاحب! لیکن چونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں محک ہوں آپ ان کو اجازت دے دیدیں؟

آغا سید لیاقت علی: دے دیتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: جی پلیز۔

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you میڈم اسپیکر صاحب۔ آج جو تحریک التواہوں کے سامنے بحث کیلئے ہے۔ یقیناً محترمہ اسپیکر صاحبہ! ہمارے کرچکن برداری پر گزشتہ چند ماہ میں یہاں کوئی میں بالخصوص بہت سارے حملے ہوئے ہیں جس میں درجنوں ہمارے میگی برادری کے لوگ اسیں جاں بحق ہوئے ہیں۔ پہلے آپ نے دیکھا کہ یہاں زرغون روڈ پر چڑچ پر حملہ ہوا۔

محترمہ حسن بانور خشانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

میدم اپسیکر: محترمہ حسن بانور صاحبہ! وہ speech کر رہے ہیں۔

محترمہ حسن بانور خشانی: میدم صاحبہ! پریس گلیری سے صحافی حضرات اچانک چلے گئے۔ اس پر مجھے تشویش ہے۔ اطلاع ہے کہ کوئی دھماکہ ہوا۔

میدم اپسیکر: جی نصراللہ زیرے صاحب! تقریر جاری رکھیں۔ سیکرٹری صاحب ذرا پتہ کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you میدم اپسیکر! جیسا کہ تحریک التوامیں مسحی برادری پر گزشتہ دونوں کوئی شہر میں حملہ ہوا۔ اُس سے پہلے چرچ پر حملہ ہوا۔ میدم اپسیکر! یہ ہشتنگر دی کے جو واقعات ہیں، فرقہ واریت کے جو واقعات ہیں۔ انتہا پسندی کے واقعات ہیں اسکی ایک بہت لمبی تاریخ ہے اس ملک میں۔ آپ نے دیکھا یہاں کوئی شہر میں بہت سارے واقعات ہوئے۔ بہت ساری لوگوں کی لاشیں گردی ہیں۔ بہت سارے خودکش حملے ہوئے ہیں۔ بم دھاکے ہوئے ہیں۔ ٹارگٹ کلنگ کے واقعات ہوئے ہیں۔ اس کی اپنی ایک تاریخ ہے اس میں۔ میدم اپسیکر! جزل ضیاء کے فوجی آمریت کے دور میں آپ نے دیکھا کہ اس ملک میں اس قسم کے فرقہ واریت کی تنظیموں کو، ہشتنگر دی کے قوتون کو، انتہا پسندی کی قوتون کو، یہاں اُن کی باقاعدہ پروش ہوئی۔ اُن کی تنظیموں بنائی گئیں۔ اُن کو یہاں patronize کیا گیا اور آپ نے دیکھا کہ ملک بھر کے طول و عرض میں بالعموم اور پستونخواہ طن میں بالخصوص بہت سارے واقعات ہوئے ہیں۔ پشاور کے سکول میں واقعہ ہوا، چار سدہ میں واقعہ ہوا یہاں اس کوئی شہر میں بہت سارے واقعات ہوئے ہیں میدم اپسیکر! ان واقعات کے پیچھے ہماری اُن پالیسوس کا نتیجہ ہے، جو اس ملک کے مقندر قوتون نے اپنایا۔ وہ اسلئے کہ انہوں نے افغانستان میں مسلح مداخلت اور جاریت کی پالیسی کو دوام دیا۔ اُسکے لئے انہوں نے یہاں ان تنظیموں کی باقاعدہ پروش کی۔ اور ان تنظیموں نے جا کر کے آج اس ملک میں آگ و خون کا جو بازار گرم کیا ہے۔ اُسکے نتیجے میں یہ جو سمجھی برادری کے اوپر حملے ہوئے ہیں، وہ اُسکی تسلسل کی کڑیاں ہیں۔ میدم اپسیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اُس دن وزیر داخلہ نے وعدہ کیا تھا۔ اُس دن انہوں نے کہا کہ ہم اُن کیمروں یہاں آپکو بریفینگ دیں گے۔ لیکن وہ ان کیمروں بریفینگ کا بھی اہتمام نہیں ہوا۔ جب آپ چیزوں کو چھپائیں گے اس طرح چیزیں نہیں چلتی میدم اپسیکر! آپ نے اپنے بچوں کا اپنی عوام کو وہ تاریخ بتانی ہوگی کہ کس لئے یہ ملک ہشتنگر دی کا شکار ہوا؟ کس لئے اس ملک میں انتہا پسندی آگئی؟ کس لئے اس ملک میں فرقہ واریت کی قوتیں اتنی زور آور ہو گئی ہیں کہ آج ان کو سنجا لئے کیلئے کوئی بھی آپکی ریاستی ادارے ان پر قابو نہیں پاسکتے؟

(اس مرحلے میں محترمہ یا سمین لہڑی، چیئرمیٹر سن گری صدارت پر ممکن ہوئیں)

میڈم چیئرمین: جی آپ continue رکھیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میڈم اسپیکر! آپ نے دیکھا کہ اس کوئٹہ شہر میں کتنے بڑے واقعات ہوئے؟ وکلاء پر حملہ ہوا ہمارے سوکے قریب یہاں وکلاء اور عام شہری اس خودکش حملے میں شہید ہو گئے تھے۔ یہاں علمدار روڈ پر بہت سارے واقعات ہوئے۔ یہاں اور لوگوں کیسا تھا واقعات ہوئے۔ میڈم اسپیکر! جب تک ان ہشتنگر دوقتوں کے خلاف جب نیشنل ایکشن پلان بناتھا، اُس پلان کے روح کے مطابق اُس پر عملدر آمد نہیں ہو رہا ہے۔ کچھ bad ہے، کچھ اپنے لوگ ہیں، ان دونوں کے درمیان فرق ختم کرنا ہو گا جو ہشتنگر ہیں، جوان چیزوں میں ملوث ہیں۔ اُنکے خلاف یکساں طور پر کارروائی کرنی ہوگی۔ اگر آپ لوگوں کو بچائیں گے، آپ ایسے لوگوں کے اور پر ہاتھ رکھیں گے، پھر یہ ہو گا میڈم اسپیکر! پھر یہ مسجی براذری کے لوگ۔ اُنکا کیا قصور ہے؟ وہ لوگ آپ نے دیکھا چرچ پر حملہ ہوا گھروں کے سامنے لوگ کھڑے تھے۔ اُن پر حملہ ہوا تو جب تک یہ کشڑوں نہیں ہو گا جب تک آپ بلا امتیاز ان تمام ہشتنگر دوقتوں کیخلاف، اُنکی آپ جب کمین گا ہیں ختم نہیں کریں گے۔ اُنکے مرکز ختم نہیں کریں گے، ختم نہیں ہو گا۔ میڈم اسپیکر! آج آپ دیکھ رہی ہیں کہ ہمارے فٹا کے نوجوان، پشتون تحفظ مومنت کے لوگ، اُنکے خاندان کے، اُنکے ایک راہنمایی وزیر کے گھر سے پندرہ لوگ شہید ہوئے۔ آج اُن گھر میں درجنوں کم از کم اُس گھر میں بارہ سے زیادہ بیوائیں اُس گھر میں موجود ہیں، اُنکے یتیم کتنے ہیں۔ تو یہ جو وہاں فٹا کی عوام اُنھوں کے سامنے نکالا گیا اپنے بربریت کے شکار رہے ہیں۔ وہ اسی بدحالی کا شکار رہے ہیں اُنکے گھروں کو سمار کیا گیا اُنکو وہاں سے نکالا گیا اپنے گھروں سے اُنکی مارکیٹ ہزاروں دکانوں اُنکی مسماڑکی گئی ہیں۔ وہ مجبوراً آج اُنھوں کے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ انہوں نے پرسوں لا ہو رہیں جسے کرنا تھا لیکن کیا ہوا اُنکے راہنماؤں کو گرفتار کیا گیا۔ اور صبح لا ہو کی انتظامیہ نے، اُنکی پولیس نے، اُن کے گراڈ میں، جہاں وہ جلسہ ہو رہا تھا اُس گراڈ میں پانی چھوڑا گیا۔ اور گند اپانی۔ میڈم اسپیکر! یہ کیا ہستیری ہے۔ 1966ء میں جب شیخ مجیب نے چھنکات پیش کئے لا ہو رہیں۔ پھر انکو ملک غدار ٹھہرایا گیا۔ لیکن 1974ء میں اُسی لا ہو شہر میں اُسی فروری کے مہینے میں شیخ مجیب کا استقبال کیا گیا، بگلہ دلیش کے وزیر اعظم کی حیثیت سے۔ میڈم اسپیکر! یہ ملک اس طرح نہیں چل سکتا کہ آپ لوگوں کو یہ ایک، یہ ملک ایک رضا کارانہ فیڈریشن ہے، پشتون، بلوچ، سندھی، سرائیکی، پنجابی عوام کا ایک مشترکہ فیڈریشن ہے رضا کارانہ۔ ہم اس ملک میں کسی کے مفتوح نہیں ہیں۔ ہم کسی کے غلام نہیں کوئی فتح نہیں ہیں کوئی مفتوح نہیں ہے۔ ایک رضا کارانہ فیڈریشن کے طور پر ہم اس ملک کے شہری ہیں۔ لیکن کیا ہم اس ملک کے شہری اس طرح پشتون عوام یہ ہو نہیں سکتا کہ ہمیں دیوار سے لگایا جائے۔ میڈم اسپیکر! جو صورتحال اسوقت درپیش ہے مسجی براذری کے خلاف۔ آج جو تحریک التوا ہے اس میں آپ

دیکھیں کہ پوری آپ کی جو حکومت پتھر ہیں وہ خالی ہیں۔ یہ کیسے ہوگا؟ اگر آپ غیر سنجیدہ ہونگے۔ تو یہ ملک کیسے چلے گا؟ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت وقت، صوبائی حکومت مسکی برادری کے لوگوں کو تحفظ فراہم کریں۔ اُنکی جان و مال کے تحفظ کو تینی بنائیں۔ پھر جا کر کے ہم انکا تحفظ کر سکیں گے۔ thank you

میڈم چیئرمیٹر پرنس: جی سر دار صاحب۔

سردار محمد اسلم بزنجو: چیئرمیٹر پرنس صاحبہ! آپ ذرا دیکھیں ہمارے اپوزیشن کے سارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، اُدھر حکومتی ارکان میں سے کوئی بھی نہیں۔ وہ خاتون ہم لوگوں کا ہے۔ اُدھر غریب بیٹھا ہوا ہے ایک وزیر بیٹھا ہوا ہے، یہ کیسی اسمبلی ہے۔ ہم جوبات کریں تو کس سے کریں؟ کورم پورا نہیں ہے۔

میڈم چیئرمیٹر پرنس: میرے خیال میں کورم کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ گیلو صاحب kindly آپ کورم پورا کرنے کی کوشش کریں۔ نشاندہی ہو چکی ہے کورم کی وہاں سے۔ اب پانچ منٹ کیلئے کورم کی bells بجائی جائیں۔ کورم کے bells بجانا شروع کر دیئے گئے ہیں۔ دو منٹ تک اگر آپ نہیں آتے ہیں تو پندرہ منٹ کا وقفہ لیں گے۔ معزز رکن اسمبلی محترمہ کشور جنک صاحب اور سردار محمد اسلم بزنجو صاحب نے کورم کی جانب نشاندہی کی، پانچ منٹ کیلئے کورم بجائی گئیں۔ پانچ منٹ گزرنے کے باوجود کورم تشکیل نہیں پایا۔ لہذا میں پندرہ منٹ کیلئے اسمبلی اجلاس ملتوی کر دیتی ہوں۔

میڈم چیئرمیٹر پرنس: پندرہ منٹ کے وقفے کے بعد بھی کورم پورا نہیں ہو سکا۔ لہذا اب اسمبلی کے اجلاس کو adjourn کرتے ہیں۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخ 27 اپریل 2018ء بوقت شام چار بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 6 بجکر 25 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

